السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مقتیان شرع متین اس مسئلہ میں کے گنے میں عشر ہے۔ یا نہیں ہمارے دیار میں جا بجا شکر کی ملوں کے قائم ہوجانے سے زمین کے بہت سے حصوں پر گنے کی کاشت نے قبضہ کرلیا ہے۔ عوام الناس کا خیال ہے کہ گنا ایک ''خضروات'' سبزیوں کی قسم میں ہے۔ اس پر عشر نہیں ہے۔ تو ایسا خیال صحیح ہے یا نہیں زمین کی ایک پیداوار دھان اور اکو بھی ہے۔ اس پر عشر ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ کا مذہب اس بارے میں یا دھان آلو وغیرہ کے بارے میں کیا ہے۔ اور فرمان نبوی ﷺ سے اس کو تایئد ہوتی ہے یا نہیں۔ ترمذی شریف کے حاشیہ ص 93 پر امام صاحب کا مذہب وجوب العشر صحیح ہے یا نہیں؟ ملاحظہ ہو ترمذی شریف مطبوعہ مجیدی ص 93)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

دھان۔ گندم۔ گنا۔ آلو میں عشر نکالنا لازم ہے۔ یہ چیزیں خضروات میں داخل نہیں ہیں۔ لہذا عشر لازم ہے۔ البتہ جو زمین نہر یا کنویں سے سینچی جائے اس کی پیداوار میں نصف عشر ہے۔ اور بارانی زمین کی پیداوار میں عشر ہے۔ فقط واللہ اعلم۔ (مسعود احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی دیوبند۔ جواب صحیح ہے۔ البتہ نہری زمین میں جو حکم دیا ہے۔ وہ محل نظر ہے۔ فقط محمد مظہر اللہ مسجد فتح پوری الجواب صواب عبد الرحمٰن مدرس فتح پوری سجاد حسین مدرس فتح پوری دہلی۔

جواب۔ عوام کا خیال غلط ہے۔ گنوں میں بھی اور دھان اور آلو وغیرہ سب ترکاریوں میں عشر ہوتا ہے۔ اگر بارش کے پانی سے پیدا ہوتی ہوں۔ اور اگر رہٹ یا چرس وغیرہ کے زریعے سے آبپاشی کیجاتی ہو۔ تو پیداوار میں نصف عشر ہوگا۔ بشرط یہ ہے کہ زمین عشیری ہوگی۔ عشری زمین وہ ہوتی ہے۔ کہ شاہان اسلام کے وقت سے مسلمانوں کے قبضے میں چلی آرہی ہو کسی غیر مسلم کا کسی وقت اس پر قبضہ نہ ہوا ہو۔ فقط واللہ اعلم۔ جیب المرسلین نائب مفتی مدرسہ دہلی

جواب۔ صحیح ہے۔ نہروں سے ہماری اصطلاحی نہریں مراد ہیں۔ جن کے پانی کا محصول دینا ہوتا ہے۔ فقط۔ (مفتی) محمد کفایت اللہ کان اللہ دہلی۔

جواب۔ زمین کی وہ پیداوار جو انسان کے کھانے کے کام میں آئے۔ اور ذخیرہ کے طور پر رکھی جاسکے۔ اس میں زکواۃ فرض ہے۔ گنے سے۔ راب۔ گڑ۔ شکر تیار کرتے ہیں۔ جو برسوں زخیرہ کے طور پر رکھے جاتے ہیں۔ اس لئے اس میں زکواۃ فرض ہے۔ اور جو دیگر غلہ جات گیہوں جو دھان مٹر چنے وغیرہ کا نصاب ہے۔ وہی گنے کا بھی ہے۔ خضروات سے مراد وہ سبزیاں اور ترکاریاں ہیں۔ جو جلد خراب ہوجاتی ہیں۔ اور ذخیرہ نہیں کی جاتیں۔ جیسے آلو شلغم۔ بینگن۔ مولی۔ چقندر۔ اور دیگر ساگ پات اور ظاہر ہے راب گڑ۔ شکر۔ ان سبزیوں کی طرح نہیں ہیں۔ چونکہ آلو خضروات میں داخل ہے۔ اس لئے اس میں اور اس جیسی ترکاریوں میں مثلاً ککڑی۔ خربوزہ۔ تربوز وغیرہ۔ زکواۃ فرض قرار دینا حدیث فی السوال کی صریح مخالفت ہے۔ واللہ اعلم۔ بالصواب (کتبہ عبید اللہ المبارکفوری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الجواب۔

گنے کے متعلق کوئی صریح و صحیح حدیث مخصوص نہیں ملی۔ ایک روایت میں فقط قصب ہے جو عموم لفظ کے اعتبار سے گنے کو بھی شامل ہے۔ جس سے زکواۃ کی نفی معلوم ہوتی ہے۔ مگر حدیث جیسے علماء نے زکر کیا ہے صحیح نہیں۔ حافظ ابن حجر اور دیگر علماء نے اس حدیث کو صحیح نہیں قرار دیا۔ عموم اولہ سے اگر استدلال کیا جاوے تو گنے میں زکواۃ واجب معلوم ہوتی ہے۔ اور نصاب عشرات کی روایت میں بعض الفاظ ایسے موجود ہیں۔ جیسے لیس فی ما دون خمسة اوسق صدقة جس سے ہر عشری میں نصاب معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے امام ابو یوسف۔ اور امام محمد نصاب کے قائل ہیں۔ مگر گنے میں نصاب گڑ و شکر کا اعتبار کیا ہے۔ اگرچہ اس میں ان کا اختلاف ہے۔ کہ نصاب پانچ وسق ہے۔ یا پانچ من۔ مگر اقرب الصراحة یہی معلوم ہوتا ہے کہ گنے میں نصاب پانچ وسق اعتبار کیا جاوے۔ اور زکواۃ خواہ گنے سے ادا کرے۔ خواہ شکر سے زبیب یعنی منقی جو انگور سے تیار ہوتا ہے۔ اس میں زکواۃ کی تصریح موجود ہے۔ ابوداؤد کی روایت میں خراج کے بیان میں ابیض بن حمال کی روایت میں کپاس کی کاشت کا زکر ہے۔ اس میں رسول اللہ ﷺ کے لابد من صدقة لفظ موجود ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جن روایات میں صرف چار یا دس میں حصر معلوم ہوتا ہے۔ ان کی اسانید متکلم فیہا ہیں۔ پایہ ثبوت کو نہیں پہنچیں۔ ابوداود کی یہ حدیث ظاہراً صحیح معلوم ہوتی ہے۔ پس گنے میں شکر کا اندازہ پانچ وسق تک پہنچ جائے تو گنے میں عشر ادا کردیا جاوے۔ (محمد مدرس مدرسہ تعلیم السلام اوڈانوالہ۔ 493 ڈاک خانہ۔ لائلپور)

الجواب۔ عشر پیداوار زمین میں ہے۔ کپاس۔ گنا۔ آلو وغیرہ سب میں قائل ہوں۔ نصاب کے بارے میں بہتر ہے کہ ادنیٰ نصاب۔ غلہ مثلاً جو کی قیمت پر عمل کیا۔ جاوے۔ ورنہ ہر جنس کے اعلیٰ اسماء پر مثلاً کپاس کے بورے۔ آلو کے چھکڑے۔ ٹھیلے۔ علیٰ ھذا القیاس گنے کی تفسیر مظہری میں تحت آیت : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ ٢٦٧ سورة البقرة۔۔

وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ كُلُوا مِن ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ١٤١ سورة الأنعام

الجواب۔ علامہ مجیب نے جو کچھ لکھا ہے صحیح ہے۔ (احمد اللہ مدرس۔ مدرسہ زبیدیہ کشن گنج دہلی۔

عشرپیداوارزمین کی کمائی پر ہے۔ جس کا زکر قرآن وحدیث میں بالصراحت موجود ہے۔ ظاہر ہے کہ گنا بھی زمین کی کمائی سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ مسئلہ تو متفقہ ہے۔ نہ معلوم سائل کو اس فتوے کی کیوں ضرورت پڑی۔ اس میں (عشرادانہ کرنے والے اسی طرح مستوجب عذاب الٰہی ہوں گے۔ جس طرح زکواۃ کے نہ دینے والے۔ (حکیم عبدالشکور۔ شکراوی۔ حال وارد جھنڈے نگر۔

الجواب۔ میرے نزدیک گنے میں عشر اسی طرح واجب ہے۔ جس طرح جو گندم کی پیداوار میں البتہ موجب حدیث شریف صحیح بخاری بارانی وغیر بارانی زمینوں اور محنت آبپاشی کا لحاظ کر کے عشر بارانی زمین میں اور نصف عشر غیر بارانیز مین کا اگر عشر میں قیمت دے دے تو بھی جائز ہوگا۔ (محمد منیر خان مدرس اول مدرسہ جامعہ رحمانیہ واقع محلہ مدنپورہ شہر بنارس) (ابوالقاسم محمد خان بنارسی) الجواب صحیح سید عابد علی مواضلع بستی۔

جواب صحیح ہے۔ ہندوستان میں جو مالگزاری زمین داروں پر لگائی گئی ہے۔ مونۃ الارض ہیں۔ اس کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے جیسے بارانی کی نسبت چاہی میں مونتہ کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ (ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری) الجواب صحیح والمجیب مصیب۔ ابوسحہ خان۔ فاضل رحمانیہ مقام سٹا پور۔ (16 فروری 40ء)

بلوغ المرا کی ایک حدیث میں ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ صرف جو۔ گیہوں۔ انگور کھجور سے زکواۃ لو۔ اس حدیث سے بعض نے استدلال کیا ہے کہ سب جنسوں میں عشر نہیں ہے۔ لیکن غلط ہے۔ کیونکہ ابن ماجہ میں زرہ کا بھی زکر ہے۔ جسکے معنی مکئی اور جوار کے ہیں۔ اور زرہ میں عشر ہونے کی بابت اور بھی کئی مرسل روایتیں ہیں۔ جن کی بابت امام بیہقی فرماتے ہیں۔ انہ یقوی بعضھا بعضاً یعنی سب مل کر ایک دوسرے کی تقویت کرتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ بھی روایتیں ایسی ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ عشر چار اشیاء میں منحصر نہیں ہے۔ چنانچہ ابوداؤد میں ابیض بن حمال کی حدیث ہے۔ کہ جس میں روئی کی پیداوار پر عشر لینے کا زکر موجود ہے۔ ملاحظہ ہو۔ ابوداؤد باب فی حکم الارضا الیمن جلد دوم ص 25۔ اس سے معلوم ہوا کہ چار ہی چیز میں عشر کا انحصار نہیں ہے۔ جس میں مکئی اور اسی طرح دھان چنا۔ گنا وغیرہ بھی ہے۔ اور دار قطنی کی وہ روایت جو بلوغ المرام میں موجود ہے۔ جس میں گنے کے اندر عشر نہ ہونے کا زکر ہے۔ بالکل ضعیف ہے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر سے بلوغ المرام میں اس کی تشریح موجود ہے۔ بہر حال جب انحصار غلط ٹھہرا تو جس طرح۔ روئی۔ مکئی۔ میں عشر ہے۔ اسی طرح دھان۔ چنا۔ گنا۔ وغیرہ میں بھی عشر ہے۔ عشر کی بابت مفصل مضمون اخبار تنظیم اہل حدیث روپڑ یکم دسمبر 33ء میں ملاحظہ ہو۔ رقیمہ عبد اللہ روپڑی ملا فاضل ضلع انبالہ مورخہ 6 فروری 40ء)

الجواب۔ گنے میں عشر اسی طرح ہے۔ جس طرح جملہ اقسام غلہ میں ہے۔ دار قطنی میں ایک روایت ہے۔ جس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ گنے میں عشر نہیں ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس روایت کے راوی ناقابل سند ہیں۔ کیونکہ اسی روایت میں ایک راوی اسحاق بن یحییٰ ہیں۔ ان پر امام نسائی امام احمد بن حنبل اور امام بخاری نے سخت جرح کی ہے۔ اور ان کو متدک اور سئ الحفظ قرار دیا ہے۔ دوسرے راوی موسیٰ بن طلحہ ہیں۔ کیونکہ ان کا لقاء حضرت معاذ بن جبل سے ثابت نہیں اس لئے یہ روایت مرسل ہوگئی۔ اور مرسل روایت حجت نہیں ہے۔ پس یہ حدیث سند نہ رہی۔ (ملاحظہ ہو التعلیق المغنی علی سنن دار قطنی ص 201 ج 1۔ للفاضل مولانا شمس الحق عظیم آبادی۔ رقمہ العبد الضعیف الد عوبہ عبد الروف مدارس مدرسہ جھنڈے نگر 21 فروری 40 گنے میں زکواۃ فرض ہے۔ کیونکہ اس کی بنی ہوئی اشیاء مثل گڑ شکر باقی رہنے والی چیزیں ہیں۔ (حافظ محمد حسین میرٹھی خطیب مسجد لاکھی (نڑیاد

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 01 ص 754-758

محدث فتویٰ